## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۳ فروری تبدیلئے آب وہوا کی غرض سے پھیرو چیچی تشریف لے گئے حضور کی معیت میں جناب ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ اور جناب شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ حضور نے ان ایام میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔ ۱۴ فروری ۸½ بجے شب حضور واپس تشریف لائے

ملک میر احمد خان صاحب فغان مہاجر ممتاز الاطباء کی تقریب رخصتانہ جن کا نکاح صابرہ خانم پروردہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سے ہو چکا ہے۔ ۱۱ فروری عمل میں آئی حضرت میاں صاحب موصوف نے اس موقعہ پر ایک دعوتِ چائے دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی ؎

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### عیسائیوں کے عقیدہ شفاعت کی حقیقت

"تعجب ہے کہ عیسائی لوگ شفاعت کے لئے عصمت کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ہاں نری عصمت شفاعت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ شفاعت تب ہو سکتی ہے۔ جب کہ شفیع معصوم ہو۔ اور پھر وہ ابن اللہ ہو۔ اور پھر صلیب پر لٹکایا جا کر ملعون ہو جب تک یہ تثلیث عیسائی مذہب کے عقیدہ کے موافق قائم نہ ہو شفیع نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ عصمت عصمت کیوں پکارتے ہیں۔ کیا اگر کوئی معصوم ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ یا ثابت کر دیا جائے تو وہ مان لیں گے۔ کہ وہ شفیع ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ عیسائی عقیدہ کے موافق یہ ضروری ہے۔ کہ وہ خدا بھی نہ ہو۔ بلکہ ابن اللہ ہو۔ اور وہ مصلوب ہو کر جب تک ملعون نہ ہو لے۔ ہرگز ہرگز وہ شفیع نہیں ہو سکتا۔ پھر ایک اور بات قابلِ غور ہے۔ کہ جب کہ یسوع خود خدا تھا۔ اور اس لئے وہ علت العلل تھا۔ اور اس نے کل جہان کے گناہ بھی اپنے ذمے لئے۔ پھر وہ معصوم کیونکر ہوا۔ اور گناہوں کا تذکرہ ہم چھوڑتے ہیں۔ جو یہودی مورخوں اور فری تھنکر دن (آزاد خیال) نے ان کی انجیل سے ثابت کئے ہیں۔ لیکن جب اس نے خود گناہ اٹھا لئے۔ اور بوجہ علت العلل ہونے کے سارے گناہوں کا کرنے والا وہی ٹھیرا۔ تو پھر اسے معصوم قرار دینا عجیب دانشمندی ہے"

(الحکم ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

تبلیغی رپورٹیں

# مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

## لدھیانہ میں تبلیغ

سید عبدالرحیم صاحب لدھیانہ سے لکھتے ہیں۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی مبلغ کی اہلحدیث پارٹی کے دیوبندی مولوی عبدالغفور صاحب سے ایک بڑے مجمع میں گفتگو ہوئی۔ تھوڑی دیر کی باہمی گفتگو کے بعد دیوبندی مولوی صاحب اور دیگر حاضرین کی خواہش پر مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے ختم نبوت پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں متعدد آیات قرآن۔ احادیث صحیحہ۔ اور سلف صالحین کے اقوال سے نیز عقلی دلائل سے ختم نبوت کی حقیقت ظاہر کی۔ ان کی تقریر کے بعد جواب میں دیوبندی مولوی صاحب نے صرف ایک حدیث بیان کی۔ جب اس کا بھی معقول جواب دے دیا گیا۔ تو مولوی صاحب لاجواب ہو گئے۔ اور ان کے ساتھیوں نے شور برپا کر دیا۔ اور اس طرح دیوبندی مولوی صاحب کو گفتگو بند کرنے کا موقعہ مل گیا۔

## مٹاری (سندھ) میں مناظرے اور لیکچر

برادرم عبدالعزیز صاحب مٹاری علاقہ سندھ سے لکھتے ہیں۔ کہ مٹاری میں تبلیغ احمدیت سے لوگوں کو متاثر دیکھ کر ایک مشہور مولوی عبدالحق صاحب کو بلایا۔ اور ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ ہماری طرف سے حافظ مبارک احمد صاحب مناظر تھے۔ پہلا مناظرہ ۳۰۔ جنوری کو جامع مسجد میں صداقت مسیح موعود ؑ پر ہوا۔ لیکن غیر احمدیوں نے ایک حوالہ کی آڑ میں شور مچا کر مباحثہ بند کر دیا۔

یکم فروری کو پھر صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرہ ہوا۔ جو بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور سعید الطبع لوگ بہت متاثر ہوئے۔ ۲۔ فروری کو وفات مسیح کے مضمون پر مناظرہ تھا۔ لیکن ابھی فریقین کی ایک ایک ہی تقریر ہوئی تھی۔ کہ غیر احمدی پریزیڈنٹ نے احمدی مناظر کو کتاب حجج الکرامہ پیش کرنے سے روک دیا۔ اور مجمع نے شور ڈال دیا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا ہجوم ہم پر ٹوٹ پڑا۔ اس مجمع میں جو قریباً ایک ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ ہم صرف دو احمدی تھے۔ ہمیں مارنا شروع کر دیا گیا۔ حالانکہ شہر کے ایک رئیس نے حفظ امن کا ذمہ لیا ہوا تھا۔ اور پولیس کے کچھ آدمی بھی موجود تھے۔ غیر تعلیم یافتہ لوگوں نے مولویوں اور بعض سرکردہ لوگوں کے اشارہ سے ہم پر حملہ کیا۔ اور بہت مارا۔ حتیٰ کہ شریف الطبع لوگ حملہ آوروں پر غالب آئے۔ اور ہمیں نجات ملی۔ مولوی صاحب کو جب ہوش آئی۔ تو انہوں نے مجمع سے مخاطب ہو کر کہا۔ بیٹھ جائیے۔ اور دریافت کیا۔ آپ لوگوں کے مولوی صاحب کہاں ہیں۔ اس پر بتایا گیا۔ وہ تو بھاگ گئے ہیں۔ آخر مولوی صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ کہ الٰہی تو ان لوگوں کو ہدایت دے۔ ہمیں اس کے متعلق کوئی شکایت نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا۔ ناسمجھی سے کیا۔ ہماری یہی دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ اور جہالت کے گڑھے سے نکالے۔

## حیدرآباد سندھ میں تبلیغ

۸۔ فروری کو حاجی عبدالکریم صاحب یہاں تشریف لائے اسلام کی خوبیوں پر ان کا ایک لیکچر انگریزی میں کرایا گیا جس کے لئے باقاعدہ اشتہار شائع کئے گئے۔ حاضرین میں ہندو مسلم شامل تھے۔ آپ کے بعد حافظ مبارک احمد صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پاک کی صداقت پر اردو میں تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ ایک تعلیم یافتہ ہندو نوجوان نے جو ابھی انگلینڈ سے واپس آئے ہیں۔ اسلام کے متعلق بعض سوالات کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ یہ صاحب لنڈن میں بھی مسجد احمدیہ میں جاتے رہے ہیں۔ انہوں نے پنجاب آ کر اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی جلسہ کے اختتام پر لوگوں نے

# دوسرا یوم التبلیغ

## تمام غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کی جائے

۵۔ مارچ کو جو یوم التبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو دعوت اسلام دینا ہے یعنی یہ دن غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلا یوم التبلیغ غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ احباب اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ذرائع و طریقے تبلیغ کے ابھی سے مقرر کر کے اطلاع دیں۔ کہ کون کون دوست کس کس طریقے سے اس دن تبلیغ کریں گے۔

اس قسم کی فہرستیں بنا کر بہت جلد مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ یہ انتظام ہو سکے۔ کہ اس دن کوئی احمدی تبلیغ کرنے سے محروم نہ رہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

# تبلیغ احمدیت کے متعلق

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے بعد یعنی ۳۰۔ دسمبر کو انصار اللہ کے اجلاس میں جو تقریر فرمائی تھی وہ معہ انصار اللہ کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ کے رسالہ کی صورت میں چھپوائی گئی ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کا ہر ایک انصار اللہ کے ہاتھ میں ہونا ضروری ہے۔ احباب میرے دفتر سے یہ تقریر مفت منگا لیں۔ تاکہ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے تبلیغ احمدیت کا فرض ادا کر سکیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی حاصل کریں۔

نیز نظارت دعوت و تبلیغ کا لائحہ عمل بھی دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ جس جماعت کو ضرورت ہو منگا لے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

# ایک حج بدل کے لئے انتظام ہو گیا

غلام فاطمہ اہلیہ شیخ میر محمد صاحب قوم ککے زئی بمقام نوشہرہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مرحومہ جن کی عمر ۸۵ سال تھی۔ جو کہ نہایت ہی مخلص دیندار۔ عابدہ اور سخی خاتون تھیں۔ ان کی طرف سے حاجی عبداللہ صاحب عرب حج بدل اس سال کریں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے یہ حج قبول فرمائے۔ اور ان کے درجات میں ترقی عطا کرے۔ حاجی صاحب ان کی طرف سے حج ادا کر کے علاقہ کویت (عرب) میں تبلیغ کے لئے بطور آنریری مبلغ تشریف لے جائیں گے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر کوئی اور صاحب بھی حج بدل کرانا چاہیں۔ تو بہت جلد اطلاع دیں۔ ان کے لئے بھی انتظام کر دیا جائے گا۔ نیز جو احباب اس سال حج کے لئے جانا چاہیں۔ وہ اطلاع دیں۔ مجھے ان کے ساتھ ایک ضروری مشورہ کرنا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔

121



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الفضل

نمبر ۹۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

# تصفیہ برار

121

## مملکتِ دکن اور اہلِ برار دونوں کے لئے بابرکت

### سلطنت برطانیہ اور مملکت آصفیہ

حکومت برطانیہ کے ساتھ ابتداء سے مملکت آصفیہ نے جو دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات رکھے ہیں۔ اور نہایت مشکل اوقات میں دولتِ آصفیہ حکومت برطانیہ کی جو بیش بہا خدمات سرانجام دیتی رہی ہے۔ انہیں پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس وقت نہایت ہی حیرت اور استعجاب ہوتا تھا۔ جب صوبۂ برار سے متعلق اپنے جائز حقوق کے مطالبہ پر مملکت آصفیہ کو حکومتِ برطانیہ کے ذمہ دار نمائندوں کی طرف سے نہ صرف نہایت مایوس کُن۔ بلکہ نہایت تلخ جواب دیا جاتا تھا۔ اور ایسا لب ولہجہ اختیار کیا جاتا تھا۔ جو نہایت ناگوار۔ اور تکلیف دہ ہوتا تھا۔ خاصکر ایک سابق وائسرائے ہند نے جاتے جاتے جو طرزِ خطاب والیئے دکن کے متعلق اختیار کیا۔ اور جس رنگ میں مسئلۂ برار کی تشریح کی۔ وُہ تو بے حد دل شکن اور رنج افزا تھی ؞

### مملکت آصفیہ کے دعاوی کا اعتراف

لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ اب جبکہ اہلِ ہند کو مزید اصلاحات اور پہلے سے زیادہ ملکی معاملات میں اقتدار دینے کی تجاویز پیشِ نظر ہیں۔ برار کے متعلق مملکت آصفیہ کے دعاوی کی اہمیت کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ اور وزیرِ ہند نے گول میز کانفرنس میں اعلان کر دیا۔ کہ مسئلۂ برار کا حل ہونے والا ہے وزیرِ ہند نے اسکے ساتھ ہی ارکان گول میز کانفرنس سے کہا تھا۔ کہ یہ مسئلہ اس قدر آئینی نہیں ہے۔ جتنا کہ سیاسی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ میں اس مسئلہ کو سیاسی سمجھتا ہوں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ علاقہ برار کو ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام کی ملکیت تسلیم کر لیا گیا ؞

### معاہدہ مرتب ہو گیا

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر ہند نے اس مسئلہ میں تصفیہ کا خاکہ تیار کر کے آخری حد تک پہونچانے کا معاملہ حکومتِ ہند کے سپرد کر دیا تھا۔ اور اب تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام کام پایۂ تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔ نواب حیدر نواز جنگ بہادر سر اکبر حیدری اس بارے میں وائسرائے ہند سے گفتگو کر کے حیدر آباد واپس تشریف لے جا چکے ہیں۔ برار کی علیحدگی سے متعلق تمام تفصیلات تیار ہو چکی ہیں۔ ایک باقاعدہ معاہدہ مرتب ہو چکا ہے۔ جس پر اعلیحضرت والیئے دکن کی منظوری کے بعد دستخط ثبت ہو جائیں گے۔ اور اس معاہدہ کے رُو سے برار کا علاقہ شہریار دکن کے سپرد کر دیا جائے گا ؞

اگرچہ ان اطلاعات کو ابھی تک سرکاری حیثیت حاصل نہیں ہوئی اور نہ مجوزہ معاہدہ کی تفصیلات شائع ہوئی ہیں۔ تاہم جو کچھ بیان کیا جا رہا ہے اس سے اس بارے میں حکومتِ ہند کے ایسے ہمدردانہ اور عادلانہ رویہ کا اظہار ہوتا ہے۔ جو اعلیحضرت حضور نظام دکن کی حکومت کے لئے باعث اطمینان نظر آتا ہے ؞

### اخباری اطلاعات کا مفاد

اس وقت تک اخباری رنگ کی جو اطلاعات شائع ہو چکی ہیں۔ ان کا مفاد یہ ہے۔ کہ برار کو مملکت آصفیہ کا ایک ماتحت صوبہ قرار دے دیا جائے گا۔ اس کا نظام آئینی بالکل ایسا ہی ہو گا جیسا برطانوی ہند کے کسی دوسرے صُوبہ کا رکھا جائے گا۔ اس صوبہ کا ایک مستقل گورنر ہُوا کرے گا۔ جس کا تقرر اعلیحضرت حضور نظام کے اختیار میں ہو گا۔ اور ٹھیک اسی طرح جس طرح وائسرائے ہند برطانوی ہند کے صُوبوں کا ذمہ دار ہو گا۔ اعلیحضرت اس صُوبہ کے ذمہ دار ہونگے۔ ان کو یہ حق دیا جائے گا۔ کہ ان کے ولی عہد کا خطاب "شہزادۂ برار" رکھا جائے۔ اور ان کی سالگرہ کے دن سارے برار میں ان کا پرچم لہرایا جائے۔ نیز برار میں اگرچہ انگریزی سکہ چلے گا۔ لیکن ٹکٹیں وغیرہ حضور نظام کی ہونگی۔

ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ جدید انتظام کے ماتحت حضور نظام کو برار کا مقتدر اعلیٰ تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن اس صُوبہ کے چار اضلاع کا انتظام برطانوی افسروں کے ماتحت رہے گا۔ یہ افسر ملک معظم کی طرف سے حضور نظام کو عاریتاً دیئے جائیں گے۔ اس طرح برار مکمل طور پر حضور نظام کو منتقل کر دیا جائے گا ؞

### حضور نظام کی خدمت میں مبارکباد

ان تفصیلات سے قطع نظر کرتے ہوئے جو در اصل اجمال کا ہی رنگ رکھتی ہیں۔ اور جن کے متعلق ابھی قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اعلیحضرت نظام دکن کی منظوری کے بعد ان کی کیا شکل ہو گی۔ یہ بات تمام مسلمانان ہند کے لئے نہایت ہی خوشی اور مسرت کا باعث ہو گی۔ کہ وُہ مسئلہ جو ایک عرصہ سے مملکت آصفیہ اور حکومت برطانیہ کے مابین زیرِ بحث چلا آ رہا تھا۔ اور جس کے متعلق مملکت آصفیہ کے تاجداروں کے احساسات نہایت گہرے تھے۔ اس کے قابلِ اطمینان تصفیہ کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور موجودہ شہریارِ دکن کی مساعی جمیلہ ان کے قابل اور لائق کارکن سر اکبر حیدری اور ان کے رفقاء کار کے ذریعہ بار آور ہونے والی ہیں جس کے لئے ہم صمیم قلب سے ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں ؞

### برار پر حکومتِ ہند نے کس طرح قبضہ کیا

صُوبۂ برار سلطنت آصفیہ کا ہی ایک حصہ تھا۔ جو ۱۸۵۳ء میں لارڈ ڈلہوزی وائسرائے ہند کے عہد میں عارضی طور پر ایک قرضہ کی ادائگی کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے زیرِ انتظام آیا۔ اور یہ انتظام پچاس سال تک جاری رہا۔ چونکہ یہ علاقہ نہایت زرخیز ہے اس لئے حکومتِ ہند کی یہ خواہش رہی۔ کہ جس طرح ہو۔ اس پر دائمی قبضہ حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ۱۹۰۲ء میں لارڈ کرزن نے برار کا دوامی پٹہ حاصل کر لیا۔ اس صورت میں بھی گو اس علاقہ پر شہریار دکن کے شاہی حقوق تسلیم کئے گئے۔ اور صُوبہ کی آمدنی یا بچت کا لحاظ کئے بغیر پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی رقم دینے کا اقرار کیا گیا۔ لیکن انتظام کے متعلق تمام اختیارات حکومت ہند نے اپنے قبضہ میں لے لئے۔ اور پھر ۱۹۰۴ء میں اسے صُوبہ متوسط سے ملحق کر دیا گیا۔ اس وقت ان بے حد ناگوار اور حیران کُن کارروائیوں کے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ جو اس غرض سے کی گئیں۔ تاہم یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ مملکت آصفیہ کو نہایت مجبور کُن حالات میں علاقہ برار سے دستبردار ہونا پڑا۔ مگر باوجود اس کے وُہ ابتداء ہی سے اس کی واپسی کے لئے جد وجہد میں مصروف رہی جس میں کامیابی کی صُورت خدا تعالےٰ کے فضل سے اب پیدا ہو رہی ہے ؞

### دونوں کا فائدہ

یہ کامیابی مملکت آصفیہ اور اہلِ برار دونوں کے لئے نہایت

مبارک خیال کی جاتی ہے۔ مملکت آصفیہ کے لئے تو اس لحاظ سے کہ اس کا دیرینہ حق اسے حاصل ہوجائے گا۔ اور چونکہ یہ علاقہ نہایت زرخیز اور بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ سارے ہندوستان میں روئی کی کاشت کا جس قدر رقبہ ہے۔ اس کا ۱/۴ حصہ صرف برار میں واقعہ ہے۔ علاوہ ازیں لوہے اور کوئلہ کی کانیں بھی اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے حکومت آصفیہ کی دولت وثروت اور وسعت و اقتدار میں قابل ذکر اضافہ ہو جائے گا۔ اور اہل برار کو یہ فائدہ حاصل ہوگا۔ کہ ان کے ملک کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ جو صوبہ متوسط میں خرچ ہوتا تھا۔ وُہ خود ان کے کام آئے گا۔

## شہریار دکن کے اہل برار کے متعلق ارادے

اعلیٰحضرت حضور نظام اہل برار کے متعلق فیض رسانی۔ اور ان کی ترقی کے جو ارادے رکھتے ہیں۔ ان کا کسی قدر پتہ اس اعلان سے لگ سکتا ہے۔ جو اعلیٰحضرت نے برار کو اپنی مملکت میں شریک کرنے کی جدوجہد کے دوران میں کیا۔ اور جس کا ایک حصہ یہ ہے:۔

"میں بے چین ہوں۔ کہ میری برار کی رعایا اپنی قسمتوں کی صُورت گری اپنے ہاتھوں میں لے لے۔ اور اسی بنا پر میں استرداد برار کے بعد انہیں نظم ونسق صوبہ میں ایسے وسیع پیمانہ میں اشتراک عمل دینا چاہتا ہوں۔ جو برطانوی ہند میں اس وقت کسی صوبہ کی رعایا کو حاصل نہیں ہے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھتا ہوا اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے صوبہ کو واپس لینے میں کامیاب ہو جاؤں۔ تو میں وثیقہ استرداد پالیسی اور ریاستی دستاویز میں جو لکھی جائے گی۔ برادیوں کو ایسی ذمہ دار حکومت کے دستور عطا کئے جانے کے متعلق معین دفعات درج کرونگا جن کی رُو سے ایک آئینی گورنر کے تحت جو میری جانب سے میرے نمائندے کی حیثیت سے مقرر ہوگا۔ معاملات داخلہ اور نظم ونسق میں کامل انتظامی اختیارات کے لئے اقتدار عامّہ مطلقہ حاصل ہوجائے گا۔ باستثنا ان معاملات کے جو حکومت برطانیہ اور میرے محکمہ افواج کے متعلق ہوں"

اعلیٰحضرت شہریار دکن کا یہ اعلان اہل برار کے لئے نوید جانفزا ہے۔ اور امید ہی نہیں۔ بلکہ یقین ہے۔ کہ اگر علاقہ برار کے متعلق اعلیٰحضرت کی منشا کے مطابق تصفیہ ہو گیا۔ تو یہ تصفیہ اہل برار کے لئے نہایت ہی مفید اور بے حد نفع رساں ہوگا۔ اہل برار کو نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ اس کا خیرمقدم کرنا چاہیئے۔ اور ان لوگوں کی باتوں کو کوئی وقعت نہ دینی چاہیئے۔ جو ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں کسی شخصی حکومت وہ برداشت نہیں کرسکتے۔ اور دوسری طرف نہیں چاہتے کہ سب سے بڑے ہندوستانی فرمانروا کو اپنا ازدست رفتہ علاقہ حاصل ہو جائے۔

## گاندھی جی کی رہائی کا سوال

اگرچہ حکومت ہند کئی بار صریح اور واضح بیانات میں بتا چکی ہے۔ کہ جب تک گاندھی جی سول نافرمانی سے کلیتہً علیحدگی اختیار کرنے کا اقرار نہ کریں گے۔ اس وقت تک ان کی رہائی کے سوال پر غور نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن کچھ عرصہ سے چونکہ گاندھی جی نے اپنی تمام سرگرمیوں اور خواہشوں کا رُخ اچھوتوں کی طرف پھیر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے پیرووں میں بددلی پھیل رہی ہے۔ اور سول نافرمانی کی تحریک پر اوس پڑ گئی ہے۔ اس لئے اسمبلی کے کئی ایک ہندو ارکان نے اسمبلی میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے۔ کہ اگر گاندھی جی کو رہا کر دیا گیا۔ تو وُہ اچھوت پن کو دُور کرنے کے کام میں مصروف رہیں گے۔ ان کی رہائی کے متعلق متعدد سوالات کئے۔ ہوم ممبر نے جواب میں کہا۔ حکومت کو کوئی قابلِ اطمینان ضمانت نہیں ملی۔ کہ گاندھی جی کی رہائی کے بعد سول نافرمانی کا خاتمہ ہوجائے گا۔ علاوہ ازیں ۱۴ جنوری کو گاندھی جی نے فرمایا تھا۔ کہ میں سول نافرمانی کے لئے اپنی تمام قابلیتوں کو صرف کر دونگا۔

اگرچہ گاندھی جی کی رہائی کا سوال اٹھانے والوں نے یہ تسلیم کرلیا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک مر رہی ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی اطمینان دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ اگر گاندھی جی کو رہا کر دیا جائے۔ تو وُہ سول نافرمانی میں حصہ نہ لیں گے۔ لیکن حکومت ان کی نسبت گاندھی جی کے متعلق بہتر علم رکھتی ہے۔ اس لئے وُہ براہ راست گاندھی جی کے منہ سے وُہی کچھ سُننا چاہتی ہے۔ جو ان کے ہمدرد سُناتے ہیں۔ رہائی کے لئے جدوجہد کرنے والے اصحاب کو چاہیئے۔ گاندھی جی کے موجودہ رویہ سے جو کچھ وُہ نتیجہ اخذ کر رہے ہیں۔ وُہ ان کے منہ سے بھی کہلادیں۔ تاکہ وہ رہا ہو سکیں۔

## گاندھی جی اور ڈاکٹر امبیدکر میں اختلاف

گاندھی جی جو فاقہ کشی کے ایام میں ڈاکٹر امبیدکار نمائندہ اچھوت اقوام کی ہر بات کی غیرمعمولی سرگرمی کے ساتھ حیرت انگیز طریق سے تائید کرتے رہے۔ اور چھوت چھات کے دُور کرنے کا پختہ اقرار کرکے اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوسکے۔ بالفاظ "ملاپ" اپنا یہ مقصد حاصل ہو جانے کے بعد کہ

"اچھوتوں کو قانونی طور پر ہندوؤں سے الگ کرنے کی جو کوشش ہوئی تھی۔ وُہ ختم ہوگئی۔ اور جو قوم اس کوشش میں اٹھایا گیا تھا۔ وہ واپس لے لیا گیا۔ اور مہاتما گاندھی نے پوری کامیابی کے ساتھ اپنا گھور برت سماپت کردیا"

اب پھر ڈاکٹر امبیدکر سے آنکھیں پھیر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ چھوت چھات کے دُور کرنے کے بارے میں ہی اظہار اختلاف کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر امبیدکر نے ۱۱- فروری کے اخبار "ہری جن" میں لکھا ہے۔ کہ

"اچھوت پن کی لعنت ذات پات کے امتیاز سے پیدا ہوئی ہے۔ جب تک ذات پات کا سسٹم قائم ہے۔ چھوت چھات کی لعنت دُور نہیں ہوگی۔ اور جب تک ذات پات کا سسٹم چکنا چُور نہیں ہوگا۔ اچھوتوں کو آزادی اور اطمینان کا سانس نہیں مل سکتا"

اس کے خلاف گاندھی جی نے اعلان کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ لکھا:۔

"ڈاکٹر امبیدکر کی اس رائے کی بہت سے تعلیم یافتہ ہندو تائید کریں گے۔ لیکن مجھے اس رائے سے اختلاف ہے۔ میں ذات پات کے سسٹم کو چاہے وُہ ورن آشرم سے مختلف ہو مضر اور معیوب نہیں سمجھتا" (تیج ۱۳ فروری)

گویا جو چیز ڈاکٹر امبیدکر کے نزدیک اچھوت پن کی لعنت کا موجب ہے۔ جس کی موجودگی میں اس لعنت کا دُور ہونا وُہ ناممکن سمجھتے ہیں۔ اور جس کے ہوتے ہُوئے اچھوتوں کو آزادی اور اطمینان کا سانس لینا محال خیال کرتے ہیں۔ اسے گاندھی جی قطعاً مضر اور معیُوب نہیں سمجھتے۔ بلکہ وُہ یہاں تک فرماتے ہیں۔ کہ

"چھوت چھات کو مٹانے کے لئے ذات پات کے سسٹم کو مٹانا ایسا ہی نامعقولیت پر مبنی ہے۔ جیسے بدصورت شکل کی وجہ سے زندگی سے بیزاری۔ یا خس وخاشاک کی وجہ سے کھیتی کی بربادی"

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی اچھوتوں سے اچھوت پن کی لعنت کو دُور کرنے۔ اور انہیں انسانیت میں ہندوؤں کے برابر درجہ دینے کی حقیقی خواہش رکھتے۔ اور اس کے لئے صحیح طور پر کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اب گاندھی جی ڈاکٹر امبیدکار کے ساتھ بنیادی امر میں ہی اختلاف بتا کر علیحدہ رستہ اختیار کر رہے ہیں۔

## جماعت احمدیہ اور گئورکھشا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک حال کی تقریر میں یہ نکتہ بیان فرماتے ہُوئے کہ انسان تمام مخلوق کا خلاصہ ہے۔ یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ انسان کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کی گویا چار مائیں ہیں۔ ایک ماں نباتات ہے۔ ایک ماں جمادات۔ ایک ماں حیوانات اور ایک ماں انسانوں میں سے ہے۔ ان تمام جگہوں سے غذا ملتی ہے۔ اس پر "پرکاش" (۱۴ فروری) لکھتا ہے "یہ جملہ مرزائی اصحاب آئندہ کے لئے گئورکھشا میں اپنے امام کے فرمان پر ہندوؤں سے تعاون کرکے اپنے آپ کو راستباز ثابت کریں" اس کے متعلق اول تو یہ گزارش ہے۔ کہ تمام حیوانات میں سے صرف "گئو" کو کیوں مخصوص کیا جائے۔ دوسرے اپنے امام کے فرمان پر ہندوؤں سے تعاون کرکے اپنے آپ کو راستباز ثابت کرنے کا جو طریق "پرکاش" نے بتایا ہے۔ اس پر اگر عمل کیا جائے۔ تو ہندوؤں کو ہر قسم کی سبزی اور غلہ وغیرہ کھانا بھی ترک کرنا پڑیگا۔ ہم ان کی خاطر گئورکھشا کیلئے تیار ہیں کیا جمادات اور نباتات میں

اسلام پر اعتراضات کے جواب

122

# ردِّ فضیلتِ مسیحؑ

## بمقابلہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

### بابو اکرام الحق کے اعتراض

چند دن ہوئے ایک صاحب "اکرام الحق" نامی نے ایک "کھلی چٹھی بنام اہل اسلام اور جملہ ایڈیٹران مسلم اخبارات" شایع کی۔ اور اس میں تیرہ سوالات کئے۔ جن کا مفہوم یہ تھا۔ کہ قرآن مجید میں جو صفات اور معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مذکور ہیں۔ ان سے بالبداہت یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے مردے زندہ کئے۔ کوڑھیوں۔ اندھوں وغیرہ کو شفا دی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی ایسا معجزہ صادر نہ ہوا۔ نیز جب کفار نے آنحضرت صلعم کو تکالیف دیں۔ اور آپ پر حملے کئے۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کو آسمان پر نہ اٹھایا۔ بلکہ اسی زمین میں تکالیف و مصائب کا تختہ مشق بن جانے دیا۔ مگر جب حضرت عیسے علیہ السلام کو کفار تکلیف دینے لگے۔ تو ان کو آسمان پر اٹھا کر لے گیا۔ اور اہل اسلام مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک ساڑھے انیس سو سال سے آسمان پر زندہ سلامت بیٹھے ہیں۔ اور آخری زمانہ میں جب آنحضرت صلعم کی امت گمراہ ہوگی۔ اور دجال خروج کرے گا۔ تو وہی عیسے علیہ السلام آسمان سے دوبارہ نازل ہو کر اصلاح کریں گے۔ مگر آنحضرت مدینہ میں مدفون ہیں۔ پس ان وجوہات کی بنا پر ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلعم سے بدرجہا افضل ہیں۔ بابو اکرام الحق صاحب نے ان سوالات کا جواب علماء اسلام سے مانگا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ان اعتراضات کا خاطر خواہ جواب نہ دیا۔ تو میں عیسائی ہو جاؤں گا۔

اس لئے ہم نے مناسب خیال کیا۔ کہ بابو اکرام الحق صاحب کی تحقیق حق کی تڑپ کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سوالات کا جواب لکھیں۔ تاکہ ان کو پتہ چلے۔ کہ قرآن مجید اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم ایک ایسے محکم اور مضبوط قلعہ کی طرح ہے۔ جس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر اس تعلیم کی غلط ترجمانی پر کوئی اعتراض ہو۔ تو اس کا ذمہ وار نہ قرآن مجید ہے نہ آنحضرت صلعم۔

**پہلا سوال:** حضرت مسیح کا معجزانہ طور پر پیدا ہونا

### حضرت عیسے اور حضرت آدم

سو یاد رکھنا چاہیئے۔ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور ہمارا اس پر ایمان ہے۔ مگر بغیر باپ کے پیدا ہونے والے کو باپ کے پیدا ہونے والے پر فضیلت دینا غلطی ہے۔ قرآن مجید میں ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم کہ عیسے علیہ السلام کی شان حضرت آدم کی طرح ہے۔ حضرت آدم تو بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے۔ اور عیسائی بھی اس کو مانتے ہیں۔ پس اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا فضیلت ہے۔ تو بے ماں و باپ پیدا ہونا تو اس سے بھی بڑھ کر وجہ فضیلت ہونی چاہیئے۔ پھر عیسائی صاحبان کیوں حضرت آدمؑ کو حضرت عیسے علیہ السلام سے افضل نہیں مانتے۔ اسی طرح انجیل میں لکھا ہے۔ "ملک صدق .... بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے ..... بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔" (عبرانیوں باب ۷)

کیا عیسائی صاحبان ملک صدق کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل مانتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ بے باپ پیدا ہونا وجہ فضیلت نہیں۔ لہذا اس وجہ سے آنحضرت صلعم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو افضل قرار دینا غلطی ہے۔

### کیڑوں مکوڑوں کی پیدائش

پھر اگر بے باپ پیدا ہونا وجہ فضیلت ہے۔ تو کیا ہم ان تمام کیڑوں مکوڑوں کو جو برسات کے دنوں میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں بے ماں اور بے باپ پیدا ہوتے ہیں۔ تمام انسانوں پر افضل قرار دے سکتے ہیں

### حضرت مریم پر اتہامات

یہ بھی قابل غور امر ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ ہونا کس طرح موجب فضیلت ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان کی ولادت سے لے کر آج ساڑھے انیس سو سال گزر جانے تک ان پر اور ان کی والدہ صدیقہ پر پے بہ پے کفار ناہنجار ناجائز ولادت کا الزام لگاتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام عمر اسی اعتراض کا جواب دیتے رہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلعم کو بھی عیسے علیہ السلام کی بریت ایدناہ بروح القدس کے الفاظ میں کرنی پڑی۔ کیا آنحضرت صلعم کی ولادت کے متعلق کبھی کسی نے کوئی اعتراض کیا۔ کہ آنحضرت صلعم کو اس طعنہ زنی کا نشانہ بننا پڑتا۔ پس آنحضرت صلعم کا بے باپ پیدا ہونا بذات خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آپ کی فضیلت کو ثابت کرتا ہے

### حضرت عیسیٰ کی بے باپ پیدائش میں حکمت

قرآن مجید کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ پیدا کرنے میں کیا حکمت تھی

قرآن مجید میں ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالے نے فرمایا۔ انی جاعلک للناس اماما۔ قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین کہ اے ابراہیم میں تجھ کو لوگوں کا مقتدا اور رہنما (دینی) بناتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے خدا میری نسل میں بھی (نبوت رکھ) تو خدا تعالے نے جواب دیا۔ ہاں مگر تیری نسل میں جو ظالم ہوں گے۔ وہ اس نعمت سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ کہ ہم نے حضرت ابراہیم کی نسل میں نبوت رکھی۔ اب حضرت ابراہیم کی اولاد کی دو شاخیں تھیں۔ بطریق ذیل:-

حضرت ابراہیم

| حضرت اسمٰعیل | حضرت اسحٰق |
| --- | --- |
| بنی اسمٰعیل | یعقوب (اسرائیل) |
| (عرب) | بنی اسرائیل |

چنانچہ حضرت اسحٰق کی نسل سے (بنی اسرائیل میں) پے بہ پے نبی ہوئے۔ حضرت موسیٰ۔ داؤد۔ سلیمان۔ یحیٰی۔ زکریا علیہم السلام سب انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہوئے۔ لیکن بالآخر بنی اسرائیل "ظالم" ہو گئے۔ اور اس وجہ سے اس وعدہ کے مستحق نہ رہے جو خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے کیا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسے کو بغیر باپ کے پیدا کر کے بتا دیا۔ کہ اب حضرت اسحاق کی نسل میں نبوت کا خاتمہ ہے۔ اب چونکہ بنی اسرائیل "ظالم" ہو گئے ہیں۔ اس لئے خدا کے وعدہ کے مطابق نبوت بنی اسماعیل کی طرف منتقل کر دی جائے گی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ ان کے بعد نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئی۔ جو بنی اسرائیل سے نہ تھے۔ گویا اس طرح اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو بتا دیا۔

کہ اب تم اس قابل نہیں رہے۔ کہ تم کو اس عہد کے مطابق جو خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کے ساتھ کیا تھا۔ نبوت کی نعمت سے مشرف کیا جائے۔ اس لئے اب وہ عظیم الشان نبی جو دس ہزار قدوسیوں کی جمعیت کے ساتھ اپنے دہنے ہاتھ میں آتشین شریعت لے کر آنے والا تھا۔ مکہ کی بستی میں بنی اسمٰعیل کے گھرانے میں پیدا ہو گا۔ اور تم سے نبوت چھین کر ان کو عنایت کی جائے گی۔ تاکہ مسیح علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ "جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور تمہاری نظروں میں عجیب ہے" ؛

غرض یہ ضرورت تھی۔ جس کی بناء پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بے باپ کے پیدا کیا۔ تاکہ یہودیوں کی عملی حالت پر گواہ رہے۔ پس اس کو وجہ فضیلت قرار دینا کسی صورت میں بھی قرین قیاس نہیں ہو سکتا ؛

دوسرا سوال :۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ کا تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہونا

## العالمین سے مراد

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں حضرت مریم کے متعلق اصطفٰک علی نساء العالمین (آل عمران) تو بے شک آتا ہے۔ مگر اس جگہ العالمین سے دنیا میں قیامت تک پیدا ہونے والی عورتیں مراد لینا درست نہیں ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن مجید کے شارح اول بلکہ معلم اعظم اور ویعلمھم الکتاب والحکمۃ کے مصداق ہیں۔ اس آیت کی تفسیر فرمائی ہے۔ چنانچہ تفسیر بیضاوی میں یہ روائت درج ہے۔ فقال الحمد للہ الذی جعلک شبیھۃ سیدۃ النساء بنی اسرائیل (بیضاوی تفسیر سورۃ آل عمران ع ۴) زیر آیت ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت مریم بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار تھیں۔ اب جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مریم کو سیدۃ النساء بنی اسرائیل قرار دیا ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر ان کی فضیلت کیسے ثابت ہوئی ؛

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال

ہاں اتنا ضرور ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو سیدۃ النساء اھل الجنۃ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب فاطمہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ مطبع الخیریہ مصر) یعنے جنت کی سب عورتوں کی سردار قرار دیا ہے۔ اب حضرت مریم یقیناً سیدۃ النساء اھل الجنۃ میں سے ہیں۔ پس حضرت فاطمہ ان سے افضل ٹھہریں۔ اس سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت ثابت ہوئی۔ کیونکہ اگر حضرت عیسےٰ کی والدہ اپنے زمانہ کی عورتوں میں سے سب سے افضل تھیں تو اس میں حضرت عیسےٰ کے کمال کا کیا دخل ؟ ہاں یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی کا کمال تھا۔ کہ حضور کی بے نظیر تربیت کے نتیجہ میں آپ کی بیٹی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی والدہ پر سبقت لے گئیں۔

## یہ فضیلت اس زمانہ میں موجود عورتوں پر ہے

قرآن مجید میں جہاں حضرت مریم کے متعلق زیر بحث الفاظ آئے ہیں۔ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بطور خبر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ حضرت مریم کو خدا تعالےٰ نے تمام جہان کی عورتوں میں سے چن لیا ہے۔ تا یہ نتیجہ نکل سکے۔ کہ گویا حضرت مریم زمانۂ نبوی کی عورتوں سے بھی افضل ہیں۔ بلکہ وہاں ذکر یہ ہے۔ کہ فرشتہ نے جب وہ حضرت مریم کو ولادت مسیح کی خوشخبری دینے آیا۔ اس وقت ان کو کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی سب عورتوں میں سے آپ کو چنا ہے۔ پس اس آیت سے اتنا ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ اس وقت جب فرشتے نے یہ کہا۔ جس قدر عورتیں موجود تھیں۔ ان میں سے حضرت مریم کو خدا تعالےٰ نے چنا وبس بعد میں پیدا ہونے والی عورتوں کا نہ وہاں ذکر ہے۔ اور نہ یہ مناسب تھا۔ نیز حضرت مریم کے متعلق قرآن میں جو تعریفی الفاظ آئے ہیں۔ وہ یہودیوں کے بہتانات کی تردید کی غرض سے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ وبقولھم علی مریم بھتانا عظیما۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ مطہرہ پر بھی کوئی الزام لگا۔ تا اس سے برأت کی ضرورت ہوتی ؟ ؛

تیسرا سوال :۔ مسیح کی پیدائش کے وقت خارق عادت امور وقوع میں آئے مثلاً نخل خشک ہرا بھرا ہو کر پھل لایا۔ چشمہ جاری ہو گیا۔ مریم کی تسکین کے لئے فرشتے نازل ہوئے

## حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے وقت حضرت مریم کی گھبراہٹ

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مسیح کی پیدائش کے وقت کسی خارق عادت امر کے وقوع کا قرآن مجید میں ذکر نہیں۔ قرآن میں کہیں نہیں لکھا۔ "نخل خشک ہرا بھرا ہو گیا" بلکہ قرآن سے تو ثابت ہے۔ کہ وہ کھجور کا درخت پہلے ہی ہرا بھرا تھا۔ چشمہ کا جاری ہونا کوئی خارق عادت امر نہیں ہے۔ ہزاروں چشمے دنیا میں جاری ہوتے ہیں۔ خارق عادت کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ ایسا واقعہ ظہور میں آئے۔ جو کبھی نہ دیکھا گیا ہو۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دادی یعنی ہاجرہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سخت گھبراہٹ کے وقت چشمۂ زمزم جاری ہوا۔

نیز ایک بچہ جننے والی عورت کو ھزی الیک بجذع النخلۃ کہنا۔ کہ خود کھجور کا تنا ہلا۔ اور جو کھجوریں نیچے گریں۔ ان کو کھالے جہاں اس کی قابل رحم حالت کا نقشہ کھینچ دیتا ہے۔ وہاں اس بات کی مزید تائید بھی کرتا ہے۔ کہ کوئی خارق عادت امر اس موقعہ پر ظہور میں نہیں آیا۔ پس ان آیات سے کہاں حضرت عیسےٰ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ مزید برآں مریم کے متعلق جس قدر قرآن میں الفاظ ہیں۔ بطور ذب کے ہیں۔ نہ کہ بطور مدح۔ لہذا ان کی فضیلت ثابت نہیں ہو سکتی۔

چوتھا سوال :۔ مسیح کا تکلم فی المہد و ایتاء کتاب و نبوت بزمانہ شیر خوارگی

## تکلم فی المہد و کہل کا مطلب

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ (۱) قرآن میں مسیح کا نہ صرف تکلم فی المہد بلکہ تکلم فی الکہل بھی مذکور ہے۔ یعنی فرشتے نے حضرت مریم کو کہا۔ کہ تیرا بیٹا "مہد" (چھوٹی عمر) میں بھی کلام کریگا۔ اور چالیس سال کی عمر میں بھی۔ اب اگر "مہد" کے معنے گہوارہ لے کر اس کو معجزہ قرار دیا جائے۔ تو "کہل" (یعنی چالیس سال کی عمر) میں باتیں کرنے کو کس طرح معجزہ قرار دیا جائے گا کیا چالیس سال کی عمر میں سب لوگ باتیں نہیں کرتے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہوئی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انبیاء کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملتی ہے۔ باتیں تو چالیس سال کی عمر میں سب انسان کرتے ہیں۔ مگر نبی چالیس سال کی عمر میں نبوت کی باتیں کرتا ہے۔ وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ جو اس کو دوسرے لوگوں سے ممیز کرتی ہیں۔ پس تکلم فی المہد (بچپن کی عمر میں باتیں کرنے) کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ بچپن میں باتیں تو سب بچے کرتے ہیں۔ مگر خدا کے نبی بچپن ہی سے عقل کی باتیں کرتے ہیں ؏

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

## فی المہد صبیا کے معنی

سورۃ مریم میں من کان فی المہد صبیا کا مطلب یہ ہے کہ جو ابھی کل کا بچہ ہے۔ اس کے ساتھ ہم کیسے گفتگو کریں یہ تو ہمارے ہاتھوں میں پلا ہے۔ جیسا کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا۔ الم نربک ولیداً کہ کیا تو بچپن کی حالت سے میرے ہاتھوں میں نہیں پلا۔ آج تو مجھے ہی نصیحتیں کرنے آگیا ہے اسی طرح یہاں بھی یہودی عمائد حضرت مریم کو جواب دیتے ہیں "کان" ہمارے معنوں کی تائید کرتا ہے۔ فاتت بہ قومہا کی "ف" سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ یہ ولادت کے معاً بعد کا واقعہ ہے۔ درست نہیں۔ عربی زبان میں "فا" نتیجہ کے لئے بھی آتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ بچہ جو رسولاً الی بنی اسرائیل ہونیوالا تھا۔ جب بڑا ہو گیا تو ان کی ماں ان کو ساتھ لے کر" بنی اسرائیل کی طرف آئیں۔ تاکہ وہ ان کو تبلیغ حق کریں۔ جو ان کی پیدائش کا مقصد تھا۔ چنانچہ اسی رکوع میں ہے فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیا پس حضرت مریم حاملہ ہو گئیں۔ اور ایک دور کے مکان میں چلی گئیں پس دردزہ ان کو کھجور کے تنہ کی طرف لے گئی۔ اب حمل کے بعد دردزہ کا ذکر ہے

مذاہب غیر

# دیوالی یا دیپ مالا

## اسلام کا امتیاز

مذاہب عالم میں یہ شرف صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اس کے تیوہار اور مسرت و شادمانی کے دن اعلیٰ درجہ کی حکمتوں اور مفید مصلحتوں پر مبنی ہونے کے علاوہ متانت و سنجیدگی اور تہذیب و شائستگی کا پورا پورا مظہر ہوتے ہیں۔ وگرنہ دیگر مذاہب کی عیدوں کی بنیاد جہاں نہایت نامعقول اور مضحکہ خیز باتوں پر ہے۔ وہاں ان کی ادائیگی کا طریق بھی نہایت بے ہودہ اور حد درجہ مخرب اخلاق ہے۔ اس کے ثبوت میں آج ہم ہندوؤں کے دو تیوہاروں یعنی دیوالی اور رکھشا بندھن کا ذکر کرتے ہیں۔

## پورانوں کی کہانی

پورانوں میں اس تیوہار کی بنیاد اس کہانی پر ہے۔ کہ اس رات پاربتی اور شوجی (میاں بیوی) نے آپس میں جوا کھیلا جس میں شوجی ہار گئے۔ اور ندامت و پشیمانی کی وجہ سے ترک وطن کر کے کہیں نکل گئے۔ شوجی کے ایک فرزند کارتکیے نامی کو اپنے والد سے محبت تھی۔ اور اس نے اسے بہت افسوس ہوا۔ جس کے ازالہ کے لئے اس نے جوئے کی مشق شروع کی۔ اور ہوتے ہوتے اس قدر ماہر ہو گیا۔ کہ اپنی ماں کو مقابلہ کا چیلنج دیا۔ اور آخر کار اسے شکست دے کر اپنے والد کی تمام دولت واپس لے کر ان کے حوالہ کر دی۔ لیکن یہ جھگڑا یہیں ختم نہیں ہوتا۔ شوجی کا ایک اور دوسرا لڑکا تھا۔ جس کا نام گنیش تھا۔ اسے اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ اس لئے اس کی شکست کو برداشت نہ کر سکا۔ اور اپنے بھائی کارتکیے کو جوا کھیلنے کا چیلنج دیا۔ اور اس سے سب دھن و دولت جیت کر اپنی ماں کو دیدی۔ اب چونکہ یہ سلسلہ ایک لامتناہی صورت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ اس لئے شوجی نے اسے بند کرا دیا۔ لیکن اس بنا پر نہیں۔ کہ یہ کوئی مخرب اخلاق یا روحانیت کے لئے مضر چیز ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ دونو میں ایک قسم کی ضد ہو گئی تھی۔ اور دونو کے دلوں میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا جذبہ کام کر رہا تھا۔ اور وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ دونو بھائی اس طرح آپس میں لڑتے رہیں۔

## تاریخی بنیاد

یہ تو ہے اصل بنیاد دیوالی کے تیوہار کی۔ جو پورانوں میں درج ہے لیکن اسلام کی نقل کرتے ہوئے جو لوگ ہندو دھرم کے تیوہاروں کو بھی تاریخی رنگ دینے یا کسی اہم مذہبی واقعہ سے منسوب کرنے کے خبط میں مبتلا ہوئے ہیں۔ وہ اسے رام چندرجی کی اجودھیا میں واپسی کا دن بتاتے ہیں۔ نیز انکے نزدیک اس روز مہاراجہ وکرمادتیہ کی تاج پوشی ہوئی تھی۔ سکھوں کا خیال ہے کہ ان کا کوئی بڑا "نیتا" دشمن پر فتح پا کر اس دن امرت سر میں داخل ہوا تھا۔

## دیوالی کے روز کیا ہوتا ہے

عام طور پر ہندوؤں نے کوشش کی ہے کہ اس دن کی خصوصیت یعنی جوا بازی کو قائم و برقرار رکھا جائے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس دن تمام ہندو جوا کھیلتے ہیں اور اسے اپنا ایک مذہبی فریضہ خیال کرتے ہیں۔ اور ایک ہی رات میں کئی غریب لوگ لکھ پتی اور کئی امراء مفلس و قلاش ہو جاتے ہیں۔ کئی خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور کئی بن جاتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس رات کو بارہ بجے لکشمی دیوی "بھرمن کرنے کے لئے" نکلتی ہے۔ اور جس گھر سے اس کا گذر ہو جائے اسے مالا مال کر جاتی ہے۔ اور چونکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ غلاظت اور ظلمت کو پسند نہیں کرتی۔ اس لئے اس تقریب پر ہندو اپنے مکانات کو خوب صاف و ستھرا کرتے اور سجاتے ہیں۔ رات کو ہر مکان پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ کہ شاید لکشمی دیوی خوش ہو کر آجائے اور ان کی دولت میں اضافہ کر جائے۔ اسے خوش کرنے کے لئے سرشام اس کی پرستش بھی کی جاتی ہے۔ اور بے شمار روپیہ ان بد رسوم کی ادائیگی میں صرف ہو جاتا۔ اور ساتھ ہی جوئے جیسی مخرب اخلاق عادت نوجوانوں کے اندر پیدا ہوتی ہے۔

# رکھشا بندھن یا سلونو

## رکھشا بندھن کی بنیاد

دیوالی کے علاوہ ہندوؤں کا ایک اہم تیوہار رکھشا بندھن بھی ہے۔ اس کے متعلق پورانوں کا بیان یہ ہے کہ ایک بار "دیو اسروں" میں سخت جنگ ہوئی۔ اندر اگرچہ بہت طاقتور تھا لیکن "اسروں" کو مغلوب نہ کر سکا۔ اور مدد کے لئے اندرانی کے پاس گیا۔ اس نے اس کے ہاتھ پر "رکھڑی" باندھ دی۔ اس کے بعد وہ پھر میدان میں گیا۔ اور کامیاب ہو گیا۔

## تاریخی بنیاد

اس کے علاوہ ہندو تاریخ دانوں نے مسلمانوں کے متعلق اپنی قوم کے دلوں میں نفرت و حقارت کے جذبات کو مستحکم کرنے کے لئے اس کی ایک اور وجہ بھی بیان کی ہے۔ جو یہ ہے کہ مسلمانوں کی حکومت کے زمانہ میں چونکہ ہندو دیویوں کی عزت محفوظ نہ تھی۔ اس لئے عورتوں نے یہ طریق ایجاد کیا کہ اپنے بھائیوں کے ہاتھ پر رکھڑی باندھ کر ان سے اپنی حفاظت کا عہد لیتی تھیں۔ اور رکھڑی بندھوا لینا گویا بھائیوں کی طرف سے اس امر کا اقرار اور معاہدہ تھا۔ کہ وہ اپنی بہنوں کی حفاظت میں جانیں لڑا دیں گے۔ مگر ان پر کسی قسم کی آنچ نہ آنے دیں گے۔

اس زمانہ میں بھی اس تیوہار کو منانے کا یہی طریق ہے اگرچہ "مسلمانوں کی حکومت کے مظالم" اس وقت موجود نہیں۔ پھر بھی ہندو مستورات اس رسم کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس دن اپنے بھائیوں کو رکھڑی پہنا کر گویا ان سے اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کا عہد لیتی ہیں۔

## آریہ سماجک تھیوری

لیکن آریہ سماج ان تیوہاروں کے متعلق نئی تھیوریاں وضع کر رہی ہے۔ چنانچہ رکھشا بندھن کے تیوہار کی اصلیت کے طور پر جو بیان ان کی طرف سے دنیا میں پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ دن برہمنوں کے لئے اپنے سالانہ کام کا جائزہ لینے کا دن تھا۔ چونکہ برہمنوں کا فرض یہ تھا۔ کہ وہ قوم کے اندر علم پھیلائیں۔ اور جہالت کو دور کریں اس لئے یہ دن خاص طور پر اس لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کہ ہر برہمن دیکھے۔ کہ اس نے اپنے فرض کو کہاں تک ادا کیا ہے۔ اور اپنے گرد و پیش اور حلقہ اثر میں کہاں تک تعلیم پھیلائی ہے۔ اس دن درس گاہوں میں نئے طلباء داخل کئے جاتے تھے۔ اور فارغ التحصیل نکلتے تھے کسی کا لڑکا تعلیم پا کر آتا تھا۔ اور کسی کا جاتا تھا۔

ہر برہمن اپنے "یجمانوں" کے یگیوپویت تبدیل کر کے گویا اس امر کا اقرار کرتا تھا۔ کہ مجھے ان کی پاکیزگی اور روحانی ترقی کا پورا پورا احساس ہے۔ اور اپنے ہاتھ پر رکھڑی باندھ کر اس امر کا اقرار کرتا تھا۔ کہ وہ اپنے یجمانوں کے دھرم کی پوری پوری حفاظت کریگا۔ اور انہیں جہالت کی ظلمت اور تاریکی میں گرنے سے بچائیگا۔ جب بھی کبھی مذہب پر کوئی مصیبت آئے گی۔ میرا فرض ہوگا۔ کہ اس کی مدد کے لئے سب سے پہلے میدان میں نکلوں۔ اور اس دن گویا برہمن دیکھتا تھا۔ کہ اس کے حصہ میں آئے ہوئے لوگوں نے علم اور معرفت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔

ہندوؤں کے ان دونوں تیوہاروں کی یہ مختصر کیفیات ہمارے اس دعویٰ کو پوری طرح ثابت کرتی ہیں۔ جو ہم نے فوق الصدر سطور میں کیا تھا۔ یعنی اسلام کے سوا باقی مذاہب کے تیوہاروں کی ابتداء نہایت ہی لچر اور بے ہودہ واقعات سے ہوئی۔ اور اس وقت بھی ان کو جس طریق پر منایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب و شائستگی نیز متانت و ثقاہت کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔

فضیلتِ اسلام

# حصولِ تقویٰ کے ذرائع

## اسلام اور دیگر مذاہب

دنیا میں جسقدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ وہ سب اپنی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس سے محبت قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ کیسے حاصل ہو کسی نے اس کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ بعض مذاہب نے تو کسی خاص عقیدہ پر ایمان لانے کو ہی ہر قسم کی روحانی ترقیات اور حصول قرب الٰہی کا یقینی ذریعہ قرار دیا ہے۔ بخلاف اس کے اسلام نے اپنے کمال کے تقاضا کے لحاظ سے مسلمانوں کو تقویٰ اللہ اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے نہایت مفصل و مشرح ہدایات دی ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

## تقوےٰ کی تعریف

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے تقوےٰ کی تعریف پہلے بیان کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واتقوا اللّٰہ واسمعوا واللّٰہ لا یھدی القوم الفاسقین یعنے اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ مگر سوال ہو سکتا تھا۔ کہ تقویٰ کس طرح اختیار کریں۔ اس لئے فرمایا۔ واسمعوا ذریعہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں مشغول ہو جاؤ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم متقی بن جاؤ گے۔ گویا اسلامی نقطۂ نگاہ سے تقوےٰ فرمانبرداری کا دوسرا نام ہے۔ جس شخص کے اندر روح اطاعت زیادہ ہوگی۔ اسی نسبت سے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ درجہ رکھیگا۔ اور جس شخص کے اندر تمرد و سرکشی اور انکار کی روح ہوگی۔ اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کے تقویٰ سے تہیدست ہوگا

## تقوےٰ حاصل کرنے کے ذرائع

اللہ تعالیٰ کی یہ اطاعت جسے تقوےٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دو طریق پر حاصل ہوتی ہے۔ اول اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے۔ دوم اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ الایمان بین الخوف والرجاء۔ حقیقی ایمان خوف اور امید کے درمیان ہوتا ہے۔ ایکطرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بے انتہا امید ہوتی ہے۔ دوسری طرف اس کے استغناء کو دیکھتے ہوئے سخت خشیت لاحق ہوتی ہے۔ اور ان دونوں صفات کے پرتو کیوجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی طرف کھچا چلا جاتا ہے۔ غرض اطاعت یا محبت کیوجہ سے کی جاتی ہے۔ یا خوف کی وجہ سے۔ اور محبت حسن و احسان کے مطالعہ اور خوف صفات قہریہ پر نظر کرنیسے پیدا ہوتا ہے

## سورۂ فاتحہ میں جلال وجمال کا ذکر

سورۂ فاتحہ جو ام القرآن ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طریق کو اختیار کیا۔ الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم میں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا کر اس کی محبت پر آمادہ کیا۔ اور مالک یوم الدین کہکر اس کے جلال کا نقشہ کھینچ دیا۔ اور اس طرح ان طبائع کے لئے سامان رشد پیدا کر دیا۔ جو بغیر خوف دلانے کے راہ راست پر نہیں آ سکتیں پھر چونکہ کامل فرمانبرداری ان دو ہی طریقوں سے حاصل ہو سکتی تھی۔ یعنی یا کامل محبت یا کامل خوف کی وجہ سے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مزید ہدایت کے لئے دو ہی سامان پیدا کئے۔ جن میں سے ایک زمینی ہے۔ اور ایک آسمانی

## ہدایت کا آسمانی ذریعہ

آسمانی ذریعہ جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے پیدا کیا۔ وہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ دنیا سے تقوےٰ کی روح گم ہو چلی ہے۔ تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے۔ اور نہایت تضرع و الحاح سے یہ دعا مانگی۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم یعنی اے خدا ان میں ایک رسول مبعوث فرما۔ جو ان پر تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ انہیں کتاب و حکمت سکھائے۔ انہیں پاکیزہ و مطہر بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو قبول فرما کر عرب کی سرزمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کی قوت قدسیہ نے لاکھوں پر معصیت لوگوں کو صالح ولی شہید اور صدیق بنا دیا۔ بلکہ آپ کی قوت قدسیہ نے ایک عظیم الشان نبی بھی پیدا کیا۔ جو موجودہ زمانہ میں خلق خدا کو راہ راست پر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا۔ غرض ہدایت کا یہ پہلا آسمانی ذریعہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا :

## مجاہداتِ شاقہ

زمینی ذریعہ ہدایت کا یہ ہے۔ کہ انسان خود مجاہدات کرے اور اس گھوڑے کی طرح جو آہستہ آہستہ سدھایا جاتا ہے۔ اپنے نفس کو سکھائے۔ ایسا کرنے والے بھی تقویٰ حاصل کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنے جو لوگ ہمارے لئے مجاہدات کرتے ہیں۔ آخر ہم انہیں اپنے راستوں کی طرف ہدایت دے دیتے ہیں۔ مجاہدات کا یہ سلسلہ جن سے انسان اللہ تعالیٰ کا تقوےٰ اختیار کر لیتا ہے بہت طویل ہے۔ سردست ان میں سے بعض کا ذکر نمونۃً کیا جاتا ہے :

## صحبتِ صالحین

پہلا مجاہدہ جو حصولِ تقوےٰ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ وہ صحبت صالحین ہے۔ صحبت کا اثر دنیا میں ایک مانی ہوئی چیز ہے۔ ہمیشہ بروں کے پاس بیٹھنے سے انسان برا اور اچھوں کے پاس بیٹھنے سے اچھا ہو جاتا ہے۔ بلکہ موجودہ زمانہ کی تحقیقات نے تو یہاں تک ثابت کر دیا ہے۔ کہ انسان خواہ دوسرے سے کلام تک نہ کرے۔ مگر اس کے قریب رہے۔ تو بھی اس کا باطنی اثر دوسرے پر پڑتا ہے۔ اور جس کی قوت باطنیہ موثر ہو۔ وہ اس کو اپنا ہم خیال بنا لیتا ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو اس کی محبت کا متلاشی ہے۔ بتایا کہ وہ نیک اور پاک لوگوں کی صحبت میں رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین۔ اے مومنو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جسکا ذریعہ یہ ہے۔ کہ تم صادقین کی صحبت میں رہو اسی طرح دوسری جگہ فرماتا ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدٰوۃ والعشی یریدون وجھہ یعنے صبح و شام ان لوگوں کے پاس رہو۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلبگار ہیں۔

## نفس کا محاسبہ

دوسرا ذریعہ حصولِ تقوےٰ کا اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا۔ کہ ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔ محاسبہ کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان ہر کام کرتے وقت یہ سوچ لے۔ کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اور وہ یہ کام خدا کے لئے کر رہا ہے۔ یا لوگوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللّٰہ ان اللّٰہ خبیر بما تعملون۔ اے مومنو اللہ تعالیٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور چاہیئے۔ کہ ہر شخص اس امر کی نگہداشت رکھے۔ کہ اس نے کل کے لئے آج کیسے اعمال کئے ہیں۔ اگر کوئی شخص صدق دل سے اعمال کا محاسبہ شروع کر دے تو چند ہی دنوں میں وہ اپنے نفس کے اندر ایک عظیم الشان تغیر محسوس کرے گا۔ اور دیکھے گا۔ کہ اس کی روح پاکیزگی کا چولہ پہنتی چلی جا رہی ہے۔

## دعاؤں پر زور

تیسرا ذریعہ حصولِ تقوےٰ کا یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہے۔ بہت دفعہ غلطیاں۔ بہت دفعہ جسمانی عوارض بہت دفعہ صحبت بد بہت دفعہ غفلت۔ بہت دفعہ نفس کی مخفی رَو اور بہت دفعہ ورثہ کے اثرات ایسے غالب آجاتے ہیں۔ کہ انسان نیکی کی خواہش رکھنے کے باوجود نیکی کے کام میں رہ جاتا۔ اور بدیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر اللہ تعالیٰ ہے۔ جو انسان کی حفاظت فرماتا۔ اور ایسے مشکلات سے نجات دیتا ہے

# دو مبلغین اسلام کا بمبئی میں ورود اور انگلستان کو روانگی

معزز معاصر "سالار" بمبئی نے اپنے ۹ر فروری ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم - اے اور جناب حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغین اسلام کے بمبئی پہنچنے اور پھر انگلستان کو روانہ ہونے کے متعلق حسب ذیل کیفیت شائع کی ہے۔ (ایڈیٹر)

۴ر فروری ۱۹۳۳ء کو ۱۲ر بجے دن کے بیلارڈ پیر پر ایک موثر نظارہ دیکھا گیا۔ جماعت احمدیہ کے دو مبلغ انگلستان اور مغربی افریقہ کو جا رہے تھے۔ ان کی روانگی کے لئے کوئی دھوم دھام یا نمائش نہیں کی گئی۔ اور نہ قبل از وقت اشتہار دیئے گئے۔ بلکہ یہ لوگ نہایت خاموشی کے ساتھ اخلاص اور خدمت اسلام کے جوش سے لبریز دل لے کر روانہ ہوئے ؛

روانہ ہونے والوں میں سے ایک مولانا درد ایم - اے تھے جو اس سے پہلے کئی سال تک انگلستان میں نہایت شاندار کام کر چکے ہیں۔ اور جن کے زمانہ قیام میں لنڈن کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ اور دوسرے مولوی حکیم فضل الرحمن صاحب تھے۔ جنہوں نے مغربی افریقہ میں اسلام کی شاندار خدمات کی ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں کو حلقہ بگوش اسلام بنایا۔ مساجد تعمیر کیں۔ اور تعلیمی ادارے قائم کئے

جماعت احمدیہ کی تنظیم اس کی تبلیغی سرگرمیاں اس کے کام میں اخلاص اور استقلال یہ ایسی چیزیں ہیں۔ کہ تلخ دشمنوں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے ؛

اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی امام جماعت احمدیہ نے اپنی بمبئی کی جماعت کے صدر سیٹھ اسماعیل آدم کو بذریعہ تار حکم دیا تھا۔ کہ روانگی سے پہلے درد صاحب مبلغ انگلستان سے بندرگاہ پر جماعت احمدیہ کی موجودگی میں ایک حلف لیں اور یہ حلف ان سے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم لیں۔ اگر وہ موجود نہ ہوں۔ تو خود سیٹھ صاحب لیں۔ اور اس کے بعد سیٹھ صاحب درد صاحب کو پہلا ہار پھولوں کا حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے پہنائیں۔ اس کے بعد سیٹھ صاحب چار اور ہار ان کو پہنائیں۔ جو دنیا کے ہر چہار اطراف مشرق مغرب شمال جنوب کے راسخ الاعتقاد اور مخلص احمدیوں کی طرف سے ہوں۔ اس ارشاد کی تعمیل کے لئے ۳ر فروری کی رات کو سیٹھ صاحب نے جماعت احمدیہ بمبئی کے افراد کو اپنے مکان پر مشورہ کے لئے بلایا۔ اور بمبئی کے مختلف حصص میں رہنے والے احمدی فوراً بلا تاخیر اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل کے پروگرام کی تجویز کے لئے جمع ہو گئے۔ اور گیارہ بجے کے بعد تک اس تقریب کے مختلف پہلوؤں پر مشورہ کر کے ایک پروگرام تجویز کر لیا

۴ر فروری کی صبح کو ساڑھے آٹھ بجے جماعت کے افراد بلارڈ پیر ریلوے سٹیشن پر اپنے محترم مبلغین کے استقبال کو موجود ہوئے جو نہایت سادہ لباس میں اترے۔ اور احباب سے ملے۔ سب سے پہلے اپنے اسباب کو قلیوں کے سپرد کیا۔ اور جہاز کے ٹکٹ وغیرہ کا انتظام مکمل کر کے سیٹھ اسماعیل آدم صاحب (جو چالیس سال سے جماعت احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور گویا جماعت بمبئی کے باپ ہیں) پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کی دوکان پر تشریف لے گئے اور سوا گیارہ بجے کے قریب واپس بیلارڈ پیر پر آ گئے۔ ۱۲ر بجے کے قریب حضرت امام محترم کے ارشاد کی تعمیل میں حلف کی تقریب عمل میں آئی۔

جناب عرفانی صاحب نے کھڑے ہو کر مولانا درد کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ عزیز محترم مولانا درد! آپ جس عظیم الشان مقصد کے لئے آج ساحل ہند کو چھوڑ رہے ہیں۔ وہ ہر مسلمان کے لئے قابل رشک ہے۔ اور آج جن مقاصد کے لئے لوگ سفر کرتے ہیں۔ ان میں سے اعلیٰ یہی مقصد ہے۔ کہ تبلیغ اسلام ہو۔ یہ سعادت آپ کو ملی ہے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ قبل اس کے کہ آپ اس مبارک سفر کے لئے تختہ جہاز پر قدم رکھیں۔ میرے سامنے جماعت احمدیہ کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر یقین کر کے ایک حلف لیں۔ جس کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں خوب یاد رکھئے۔ کہ آج کا دن اور یہ تقریب بھی احمدیت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ اور یہ حلف ایک بشارت ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بہت بڑی ذمہ داری ہے جس کا احساس آپ کو بیدار رکھے گا۔ آپ کے دل کو نوع انسان کے لئے وسیع اور پر از محبت کریگا۔ میں یہ حلف نامہ آپ کے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ آپ یہ حلف لیں۔ اس پر درد صاحب نے اخلاص اور مسرت کے ساتھ یہ حلف لیا۔

میں انشاء اللہ آئندہ اپنے جذبات کو ہر فرد بشر کے خلاف ہر قسم کے بغض و کدورت سے پاک رکھوں گا۔ اور کسی کا برا نہیں چاہوں گا۔ اصل انگریزی الفاظ دہرائے گئے یہ اس کا تشریحی مفہوم ہے۔ اس کے بعد سیٹھ اسماعیل آدم صاحب نے پہلا ہار ان کو یہ کہکر پہنایا۔ درد صاحب! میں یہ ہار آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے پہنانے کی سعادت حاصل کرتا ہوں (مبارک) پھر چار ہار یکے بعد دیگرے یہ کہہ کر پہنائے۔ کہ درد صاحب! میں یہ ہار آپ کو ان مخلص اور راسخ الاعتقاد احمدیوں کی طرف سے پہناتا ہوں۔ جو مشرق میں آباد ہیں۔ جو مغرب میں آباد ہیں۔ جو دنیا کے شمال اور جنوب میں آباد ہیں۔ اس طرح پر بتایا۔ کہ دنیا کے ہر چہار کونوں کے احمدیوں کی طرف سے یہ ہار پہناتا ہوں۔ مبارک ہو۔

اس کے بعد احباب نے ایک لمبی دعا کی۔ بہت لوگ اس موثر نظارہ کو دیکھ رہے تھے۔ دعا میں ایک خاص رقت تھی۔ اور بعض لوگ باوجود کوشش کے اپنی چیخوں کو ضبط نہ کر سکے۔ غرض یہ ایک نہایت ہی موثر اور روحانی نظارہ تھا ؛

حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ کو بھی احباب نے ہار پہنائے۔ ملکی فوج کے جنرل ہیگن بھی اسی جہاز سے جا رہے تھے۔ جب ان کے افسروں کو آگاہ کیا۔ کہ ہم اسلام کے مبلغ تمہارے ملک میں بھیج رہے ہیں۔ تو انہیں حیرت ہونا قدرتی امر تھا۔ اس تقریب کے ختم ہونے کے بعد اخبار کے نمائندے اور فوٹو گرافر نے مبلغین اسلام اور اس جماعت کا فوٹو لیا۔ اور کسی قسم کی نمائش کے بغیر نہایت سادگی کے ساتھ خشوع و خضوع سے لبریز دل لے کر یہ جانباز ان اسلام تبلیغی جہاز پر افریقہ اور انگلستان کے فتح کرنے کو روانہ ہوئے۔ سطحی نظر رکھنے والے لوگ ان باتوں کو معمولی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر جانتے ہیں۔ کہ دنیا میں صداقت و حق کی اشاعت کی ابتدا کس طرح ہوتی ہے آخری وقت تک خود مبلغین اور ان کی مشایعت کرنے والوں کی زبان پر ایک ہی لفظ تھا۔ کہ ہمارے لئے دعائیں کرنا میں حضرت امام کے پانچ ہاروں میں بہت بڑی بشارت محسوس کرتا ہوں۔ بلکہ دیکھتا ہوں۔ اور یہ حلف جو لیا گیا ہے اس میں بھی بہت بڑی برکت اور بشارت ہے۔ جو درد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاق فاضلہ اور روحانیت کی طرف لے جائے گی۔ فی الحقیقت ہر مبلغ اسلام کا دل خصوصیت سے پاک رہنا چاہیئے۔ کہ کسی بھی فرد بشر کے متعلق اس کے قلب میں ایسے جذبات گزریں وہ تو بھلائی اور بہی خواہی کا مظہر ہوتا ہے ؛

غرض دعاؤں کے ساتھ مبلغین اسلام اپنے منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور اس پاک مقصد میں کامیاب کرے ؛

آمین

# گندم کی کانگیاری کے دفعیہ کیلئے نئے اور آسان طریقے

کانگیاری گندم کی ایک بہت نقصان دہ بیماری ہے۔ گندم کے جن جن پودوں کو یہ بیماری لگتی ہے۔ ان کے تمام سٹّے تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری کا اس وقت ہی پتہ لگتا ہے۔ جبکہ کانگیاری کے کالے سفوف سے بھرے ہوئے بیمار سٹّے نکلتے ہیں۔ اس بیماری سے تباہ شدہ سٹوں میں کوئی دانہ نہیں بنتا۔ اس بیماری کا سبب ایک قسم کی اُلّی یا پھپھوندی ہے۔ جسے انگریزی اصطلاح میں السٹی لیگو ٹرٹی سائی کہتے ہیں۔ یہ پھپھوندی دانے کے باہر نہیں ہوتی۔ بلکہ اندر چھپی رہتی ہے اور ایسے دانے بونے ہی سے یہ بیماری لگتی ہے۔

بعض مقامات میں گذشتہ چند سالوں میں کانگیاری کی وجہ سے گندم کی فصل میں دس سے پندرہ فیصدی تک نقصان ہوتا رہا ہے۔ لیکن جن جن جگہوں میں محکمہ زراعت کا دیا ہوا بیج جو کانگیاری کی بیماری سے گرم پانی کے ذریعہ صاف کیا گیا تھا بویا گیا۔ وہاں یہ بیماری قریباً نیست و نابود ہو گئی۔ اس بیماری کے علاج کے دو آسان اور نئے طریقے جو زراعتی کالج لائل پور کے صیغہ نباتات میں کئی سال کے تجربات سے معلوم ہوئے ہیں۔ درج کئے جاتے ہیں۔

### آفتاب کی تپش کا استعمال

تجربے سے معلوم ہو گیا ہے کہ اگر گندم کے بیج کو پانی میں بھگو کر دھوپ میں سکھایا جائے۔ تو کانگیاری جو دانوں کے اندر موجود ہوتی ہے۔ اتنی ہی کامیابی سے تلف ہو جاتی ہے۔ جتنی گرم پانی کے عمل سے۔ گندم کی تین اقسام پنجاب ۸۔الف۔ پنجاب نمبر ۷ اور پنجاب ۱۱ (جن میں گندم کے سابقہ موسم میں کانگیاری ۷ فیصدی تک موجود تھی) کو عام پانی میں صبح ۷ بجے سے لے کر ۱۲ بجے تک بھگویا گیا۔ اور پھر ان کو پانی سے نکال کر بارہ بجے سے لے کر ۴ بجے شام تک دھوپ میں سکھایا گیا۔ یہ تجربہ ۱۰ جون ۱۹۳۱ء کو کیا گیا اس دن آفتاب کی تپش کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۵ فارن ہیٹ تھا۔ ہر قسم کی گندم کا بیج جس پر مندرجہ بالا عمل کیا گیا تھا۔ پانچ پانچ کھیتوں کے ٹکڑوں میں بویا گیا تھا۔ اور ان کے قریب ہی ایسی قسموں کا بیج جس پر یہ عمل نہیں ہوا تھا۔ کاشت کیا گیا۔ اس تجربے کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ گندم کی اس فصل میں کانگیاری بالکل معدوم تھی جو پانی میں بھگو کر دھوپ میں سکھائے ہوئے بیج سے حاصل کی گئی تھی۔ برعکس اس کے ساتھ کی فصل (جس کے بیج پر کاشت کرنے سے پیشتر مندرجہ بالا عمل نہیں کیا گیا تھا) میں کانگیاری اوسطاً ۶ فیصدی تک پائی گئی۔

یہ طریق علاج سابقہ گرم پانی کے عمل سے بدرجہا بہتر ہے۔ یہ بہت آسان ہے۔ اور اس کے استعمال کرنے میں کوئی دقت نہیں پیش آتی۔ علاوہ ازیں اس میں تھرمامیٹر (جس کا استعمال سابقہ طریقے میں ضروری ہے۔ اور جسے عام قابلیت کا زمیندار بہ آسانی استعمال نہیں کر سکتا) کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ یہ بھی تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ نئے طریقے کے مطابق گندم بھگونے کے لئے پانی کو گرم کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ گندم کو ایسے پانی میں جس کا درجہ حرارت عام کمرے کے درجہ حرارت کے مساوی ہو۔ بھگویا جا سکتا ہے جون اور جولائی کے مہینوں میں آفتاب کی تپش اتنی تیز ہوتی ہے۔ کہ بھگوئے ہوئے گندم کے دانوں کی اندرونی پھپھوندی کو بخوبی تلف کر سکتی ہے۔

### دوسرا علاج

دوسرا علاج بھی جس میں پانی کو گرم کرنے اور تھرمامیٹر کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ جون۔ جولائی اور اگست کے مہینوں میں لوہے کا ایک ٹین کی شکل کا ڈھکنے والا برتن پانی سے بھر کر سارا دن دھوپ میں رکھا جاتا ہے۔ دن کے بارہ بجے اس برتن کے پانی کا درجہ حرارت تقریباً ۱۰۰ فارن ہیٹ ہو جاتا ہے۔ گندم کو اس وقت پانی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پانچ بجے شام کو پانی کا درجہ حرارت تقریباً ۱۱۸ فارن ہیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس برتن کی بیرونی سطح کو سیاہ کر دینا چاہئے۔ تاکہ سورج کی حرارت کو زیادہ مقدار میں جذب کر سکے۔ ایک لوہے کا پیپے کی شکل کا برتن جو ۳۰ انچ اونچا اور جس کا قطر ۱۸ انچ ہو۔ ایک دن میں ایک من گندم بخوبی کانگیاری سے پاک کر سکتا ہے لیکن اس سے قدرے چھوٹا یا قدرے بڑا برتن بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گرمی کے مہینوں میں گندم جس پر مندرجہ بالا عمل کیا گیا تھا۔ سکھا کر رکھی گئی تھی۔ اور ماہ نومبر ۱۹۳۱ء میں بوئی گئی تھی۔ گندم کی فصل جو اس بیج سے حاصل ہوئی تھی۔ وہ کانگیاری سے بالکل مبرا تھی۔ اس کے مقابلے میں وہ بیج جس پر یہ عمل نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی فصل میں ۲ فیصدی پودوں کو کانگیاری لگ گئی تھی۔ ان دونوں طریقوں میں کوئی ایک کانگیاری کے دفعیہ کے لئے بخوبی استعمال کیا جا سکتا ہے دونوں طریقے ایسے آسان ہیں۔ کہ انہیں عام زمیندار کسی دوسرے خاص آدمی کی مدد کے بغیر بخوبی عمل میں لا سکتا ہے پنجاب کے میدانی علاقے میں آفتاب کی تپش گرمیوں میں اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ گندم کے بھیگے ہوئے دانوں کو گرم کر کے اندرونی کانگیاری کو تباہ کر سکتی ہے۔

اس بارے میں مزید معلومات کے لئے تو اسیوسی ایٹ پروفیسر آف باٹنی زراعتی کالج لائل پور سے خط و کتابت کریں۔ (از محکمہ اطلاعات پنجاب)

## ممبران کمیٹی دار الانوار کیلئے ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کمیٹی دار الانوار کو جاری ہوئے جنوری ۳۲ء میں بخیر و خوبی ایک سال ختم ہو گیا ہے۔ فروری ۳۲ء سے نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ احباب کرام کو مبارک ہو۔

حسب قواعد ہر ایک حصہ دار کو ۵/- روپیہ اغراض مشترکہ قیمت زمین و عمارات کے لئے اور دو روپیہ انتظامی اخراجات کے واسطے اس طرح کل سات روپیہ زاید حسب ذیل طریق سے ادا کرنے ہیں کہ چار روپیہ فروری کی قسط کے ساتھ اور تین روپیہ اگست کی قسط کے ساتھ۔

فروری کی قسطیں احباب ارسال فرما رہے ہیں لیکن اس امر کا خیال بہت کم رکھا جا رہا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست صرف حصہ کی قسط ارسال فرما چکے ہیں وہ ۴/- روپیہ علیحدہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ اور جنہوں نے تاحال قسط ارسال نہیں فرمائی ہے وہ فروری کی قسط ۲۹ روپیہ کی ارسال فرمائیں۔ جس میں پچیس روپیہ معمولی قسط اور چار روپیہ دیگر اخراجات کے ہونگے۔ امید ہے کہ احباب مزید یاددہانی کا موقع نہ دیں گے۔

(خاکسار برکت علی سکرٹری کمیٹی دار الانوار)

## اعلان

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان میں کوئی نکاح نہ پڑھا جائے۔ جب تک کہ پہلے دفتر امور عامہ میں فارم کی تکمیل نہ ہو جائے اور سوا اُس کے جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ حکم فرماویں یا دفتر ہذا سے لکھا جائے۔ کوئی اور صاحب نکاح خوانی نہ کریں۔ (ناظر امور عامہ)

## رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہرا پن کی دُر دوغن کرامات ہے دنیا میں جب پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

## بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

**بہرہ پن** کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے بیماری اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک فلس مفت دوا ہے قیمت فی شیشی عہ۔ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود یہاں آکر علاج کراسکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے:- **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی**

## دلکشا پرفیومری کمپنی کی ایجادوں نے سارے ہندوستان میں دھوم مچادی

۱۔ ہر علاقے ہر طبقے کے ہوشمند اصحاب ہماری اشیاء سے متاثر ہوکر تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے سری کیستان برادرز ایکسپوٹری آف ایرین سائنس ٹرائی بنڈی پورم جنوبی ہندوستان سے تحریر فرماتے ہیں۔ ہم نے آپ کی تیار کردہ دوائی کناری روفس کو آزمایا۔ ہم نے اس کو آپ کے تحریر کردہ فوائد سے کہیں زیادہ پایا بلکہ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آپ کی تحریر کردہ تعریفیں اس کے متعلق کم ہیں جتنا ہم نے اس کو بعد از تجربہ پایا۔ براہ مہربانی دو عدد شیشیاں مزید روانہ فرمائیں۔

۲۔ فتح محمد صاحب شرما کلرک کراچی سے تحریر فرماتے ہیں میں نے آپ کی تیار کردہ دوائی کناری روفس خود بھی استعمال کی اور اپنے دوستوں کو بھی استعمال کروائی خدا کے فضل و کرم سے آپ کی دوائی اپنے فوائد کے لحاظ سے ایک بہترین دوائی ہے اور طاقت کیلئے لاثانی ہے مہربانی فرما کر تین شیشیاں جلد ارسال فرمائیں۔

**کناری روفس** مردوں اور عورتوں کی امراض مخصوصہ میں بے حد فائدہ مند ہے۔ اعصابی کمزوریوں کو از حد نافع ہے۔ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہے احباب کو چاہیئے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی (عیر)

**سرمہ نورانی** جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے خواہ کسی قسم کی آنکھ کی تکلیف ہو۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے فوراً رفع ہو جاویگی۔

جناب قاضی حاجی احمد صاحب سندر الوی تحریر فرماتے ہیں کہ میں تہ دل سے آپ کو سرمہ نورانی کی ایجاد پر مبارکباد عرض کرتا ہوں کیونکہ ایک لمبے عرصہ سے میری آنکھوں میں تکلیف دہ ککرے ہیں۔ جن سے میں از حد تنگ آیا ہوا تھا۔ نو دس بجے تک اس قدر پانی بہتا تھا۔ کہ میں کسی قسم کا کام بالکل نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے آپ کا سرمہ نورانی بطور نمونہ لے کر چار پانچ دن استعمال کیا۔ الحمد للہ کہ مجھے پانچ یوم میں ہی مکمل فائدہ ہو گیا۔ اب مجھے نہ پانی بہنے کی شکایت ہے اور نہ ہی ککروں کی۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

محصول و پیکنگ بذمہ خریدار

**مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان۔ پنجاب**

---

## (رجسٹرڈ) حب اٹھرا (گود بھری)

125

مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو بفضل خدا ذہین خوبصورت۔ باعمر۔ تندرست بچوں کی ضرورت ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرادیں۔ حب اٹھرا مرض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت۔ حمل گرجاتے ہیں مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر مرجاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ اصل میں یہ کمزوری رحم کا نتیجہ ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی۔ بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کیلئے تریاق ہے اٹھرا کے مریضوں کو دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ فوراً حب اٹھرا رجسٹرڈ جو دوسری کسی جگہ سے نہیں مل سکتی دواخانہ المعین الصحت سے منگوا کر استعمال کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر صرف ایک روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ المشتہر:- نظام جان اینڈ سنز دواخانہ المعین الصحت قادیان

## بعض پرائیویٹ قطعات اراضی سکنی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں یعنی بڑی سڑک پر بجائے ۲۰ کے ۱۷ فی مرلہ اور اندرون محلہ بجائے ۱۵ کے ۱۲ فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف رستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت دریافت کی جاسکتی ہیں۔ پتہ المشتہر:-

محمد احمد مظہر کوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمعیل صاحب) قادیان

## رشتہ کی ضرورت

ایک نوجوان احمدی عمر بائیس سال کو رشتہ کی ضرورت ہے مسمی مذکور بمشاہرہ ۴۰ روپیہ ماہانہ کا ملازم ہے۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ لڑکی نوجوان اور پابند صوم و صلوات ہو۔ جواب اس پتہ پر آنے چاہئیں

پتہ:- ۱۵۸۰۔ م۔ ع

معرفت۔ اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

## زراعتی آلات و دیگر مشینری

آہنی رہٹ۔ آہنی خراس (بیل ملکی) انجن کے بیلنے جات انگریزی ہل۔ چارہ کترنے (چاف کٹرز) بادام روغن نکالنے قیمہ بنانے۔ چونہ پیسنے چاولوں اور سویاں کی مشینیں۔ دستی پمپ۔ زراعتی و دیگر مشینری اعلیٰ اور با رعایت خرید نے کے لئے ہماری با تصویر فہرست مفت طلب فرمائیے ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

**ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ (پنجاب)**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**ریاست الور کی صورت حال** "ڈیلی ہیرلڈ" کی ایک اطلاع کے مطابق بہت نازک ہو گئی ہے۔ حکومت ہند کے خاص احکام کے مطابق ۱۰ فروری کو نئی دہلی کی چھاؤنی سے سنٹرل انڈین ہارس کا ایک اور فوجی دستہ وہاں روانہ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے مہاراجہ الور اور نئے وزیر مال کے مابین سخت اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

**پٹنہ** اور بعض مشہور مقامات ہزاری باغ۔ رانچی جھریا جمشید پور بھاگل پور وغیرہ میں ۱۱ فروری پولیس نے متعدد مقامات پر چھاپے مارے۔ انقلابی لٹریچر برآمد کیا اور بہت سے انارکسٹ گرفتار کئے۔ گرفتاریوں کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ۱۹۳۱ء میں انقلاب پسندوں نے ۱۱ مارچ ۱۹۳۳ء تک سوراجیہ کے حصول کے لئے صبر کرنے کا گاندھی جی سے وعدہ کیا تھا۔ چونکہ انہیں اپنی امیدیں پوری ہوتی دکھائی نہیں دے رہیں اس لئے ان کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔

**بمبئی** کی ویسٹرن انڈیا آئل ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی اور سوویٹ روس کی آئل ایکسپورٹنگ ٹرسٹ کے نمائندوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے رو سے مٹی کے تیل کے علاوہ دس لاکھ ٹن دیگر روسی تیل بھی ہندوستان بھیجا جائیگا۔

**سر دانیال مارس** ۱۰ فروری لنڈن میں وفات پا گئے۔ آپ ہی ہندوستان میں وہ پودا لائے تھے جس سے کونین نکلتی ہے۔

**سر سیموئل ہور** وزیر ہند نے سیاسیات ہند پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے حلقہ انتخاب کے نام ایک خط شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم اس بات کے لئے ہر گز تیار نہیں۔ کہ ہندوستان میں بھی آئرلینڈ کی تاریخ کا اعادہ ہو۔ ہم ہندوستان کے مطالبہ حکومت خود اختیاری کی تائید کے لئے تیار ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بات کو بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ برطانوی اور شاہی مفاد کو قربان کیا جائے۔ ان حالات میں مناسب ہے کہ بجائے اس کے کہ ہندوستان سے ہمارے تعلقات خراب ہوں موجودہ پارلیمنٹ میں ایک مرتبہ معقول اور مستقل فیصلہ کر دیا جائے۔

**سابق قیصر جرمنی** کے چہیتے بیٹے شہزادہ آگسٹ ولیم کو موجودہ سوشلسٹ گورنر ہر نوسکی کی جگہ صوبہ ہنوور کا گورنر مقرر کیا جانے والا ہے۔ اس خبر سے برلن کے اطراف میں نہایت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

**جرمنی** کے ایک شہر سار میں ۱۱ فروری دو سو فٹ بلند ایک گیس میٹر کے پھٹ جانے سے تقریباً دو سو آدمی ہلاک اور ایک ہزار مجروح ہو گئے۔ دھماکا کی آواز دور دراز قصبات میں بھی سنی گئی۔ اور تیس تیس میل سے شعلے دیکھے گئے۔

**حکومت ہند** کو حکومت بنگال اور حکومت بہار واڑیسہ کے مراسلے موصول ہوئے ہیں جن میں غیر ملکی نمک کی درآمد پر محصول مارچ ۱۹۳۳ء کے بعد بھی جاری رکھنے کے فیصلہ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا ہے اور تحریر کیا ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت ہند کی رائے خواہ کچھ بھی ہو۔ لوکل گورنمنٹوں کو امید ہے کہ ان سے مشورہ کئے بغیر کوئی انقطاعی فیصلہ نہ کیا جائیگا۔

**تنخواہوں میں تخفیف** کے معاملہ میں حکومت پنجاب بھی حکومت ہند کے نقش قدم پر چلنے والی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت پنجاب نے پانچ فیصدی تخفیف آئندہ مالی سال تک بحال رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**وائسرائے ہند** نے مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے بل کے سلسلہ میں ۱۷ مارچ کو قدامت پسند ہندوؤں کے ڈیپوٹیشن سے ملنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سر ڈرایم کے آچاریہ پرانشل ورن آشرم کے مشورہ سے ڈیپوٹیشن کے ممبر چن رہے ہیں۔

**لدھیانہ میونسپل کمیٹی** نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ جمعہ کے روز دوپہر کے وقت خاص طور پر میونسپلٹی کے نلکوں میں ایک گھنٹہ کے لئے پانی چھوڑا جایا کرے۔ تاکہ جمعہ کی نماز پڑھنے والے مسلمان ہاتھ منہ دھو سکیں۔

**چٹاگانگ** کے اسلحہ خانہ پر چھاپہ مارنے کے مقدمہ کا فیصلہ ۱۰ فروری کو سنا دیا گیا۔ عدالت نے ملزم امبکا پرشاد چکرورتی کو سزائے موت اور دوسرے کو عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا دی۔

**سکول فار الیکٹریشنز** لدھیانہ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ ہے۔ اس میں داخلہ جنوری سے شروع ہے اور فروری کے آخر تک رہیگا۔ بیس غریب طلباء کو تعلیمی فیس میں رعایت بھی دی جائیگی۔ ہر کلاس کا کورس صرف ایک سال کا ہے۔ بجلی کا کام جاننے کے خواہشمند جلد سے جلد پرنسپل صاحب کو درخواست بھیج دیں۔

**مسلم لیگ** کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ۱۸ فروری لاہور میں خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب کے مکان پر پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی کونسل اور پنجاب مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔

**ترکی** کے سابق وزیر اعظم رؤف بے ۱۱ فروری ساحل بمبئی پر اترے ہے۔ اور ڈاکٹر انصاری کے ساتھ دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔

**اعلیٰحضرت شہریار دکن** نے قلمرو آصفیہ کے مزارعین کی خستہ حالی اور سود خوار مہاجنوں کی دراز دستیوں کے پیش نظر اعلان کیا ہے کہ چونکہ میری قلمرو میں غیر معمولی سود کے قرضہ جات کا قانون یا جنوبی ہند کے قانون امداد مزارعین جیسا قانون جو برطانوی ہند میں رائج ہے موجود نہیں ہے جس سے عدالتیں قرضخواہوں کے بڑھے چڑھے ہوئے مطالبات میں تخفیف کر سکیں اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ دو سال کے لئے فوراً اس قسم کے قوانین نافذ العمل کئے جائیں جو "قرضدار مزارعین کی امداد اور غیر معمولی شرح سود کے انسداد کا قانون" کہلائیں۔ یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس دوران میں تجربہ سے جو تبدیلیاں ضروری سمجھی جائیں ان کے ساتھ مجلس وضع قوانین میں اس ضابطہ کو پیش کیا جائے تاکہ اسے جلد سے جلد مستقل قانون کی صورت دیدی جائے۔

**سونے چاندی کا نرخ** امرتسر کے بازار صرافہ میں ۱۳ فروری کو حسب ذیل تھا۔

سونا ولایتی ۳۰ روپے ۱۳ ر تولہ۔ سونا نیشنل بنک ۳۰ روپے ۵ ر۔ سونا دیسی ۳۰ روپے ۳ ر۔ سونا معاہدہ ۳۰ روپے ۳ ر۔ چاندی ولایتی ۵۰ روپے ۴ ر سو تولہ۔ چاندی دیسی ۵۰ روپے ۴ ر۔ چاندی تقوی ۴۸ روپے ۱۲ ر۔ چاندی معاہدہ ۵۰ روپے ۴ ر۔ پونڈ ۱۸ روپے ۹ آنے ۳ پائی۔

**انڈین نیشنل کانگرس** کا سالانہ اجلاس ۱۵ مارچ کو کلکتہ میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

**صوبہ بنگال** میں جرائم کی تیز رفتاری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ جنوری میں ۱۷۲ اور ۴ فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۷۶ ڈاکے پڑے۔

**کلکتہ** سے مزید ۲۵ بنگالی انقلاب پسند اسیر جنہیں انارکسٹانہ سرگرمیوں کے سلسلہ میں سزائیں مل چکی ہیں سپیشل جہاز کے ذریعہ انڈیمان بھیج دئے گئے ہیں۔

**گاندھی جی** کے چیلے پٹوردھن کو گورنمنٹ نے جیل میں بھنگی کا کام کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اس وجہ سے انہوں نے اپنا برت توڑ دیا ہے۔

**وائٹ پیپر** کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ چند دن ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس آیا تھا۔ جس نے اس میں کچھ تبدیلیاں کر کے واپس وزیر ہند کے پاس بھیج دیا۔ عنقریب وزیر اعظم اس کے متعلق اعلان کرنے والے ہیں۔

**شیخ نور الٰہی** صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کو پنجاب یونیورسٹی کا فیلو مقرر کیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی